بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

ان الفضل ما تنزل من السماء وحی ان یبعث ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶/۷۱ | منگل ۸ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ ، ۵ صلح ۱۳۶۱ ہش ، ۵ جنوری ۱۹۸۲ء | نمبر ۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ صلح / جنوری۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کو ضعف کی تکلیف ہے اور کھانسی بھی ہے۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ کو صحت کامل عطا کرے اور اپنے فضلوں رحمتوں اور اپنی برکتوں سے معمور بھرپور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے اور روح القدس کی تائید سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ نے وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان فرما دیا

میں امید کرتا ہوں کہ جماعت سالِ رواں میں اس بجٹ کو پورا کر دیگی "انشاء اللہ"

"وقفِ جدید کو اپنے بچے دیں تاکہ ہم بڑوں کی تربیت کا کام کر سکیں!"

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ۔۔۔۔۔۔ خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ: یکم صلح / جنوری۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں نماز جمعہ ۔۔۔۔۔ پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے اپنے خطبہ میں احبابِ جماعت کو سالِ نو کی مبارکباد دینے اور انہیں دعاؤں سے نوازنے کے بعد وقف جدید کے دفتر بالغان کے ۲۵ ویں اور دفتر اطفال کے ۱۷ ویں سال کا اعلان فرمایا اور احباب جماعت کو وقف جدید کا بجٹ مکمل کرنے اور اس ادارے کے کام کو چلانے کے لئے واقفینِ زندگی معلمین مہیا کرنے کی تلقین فرمائی۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے نئے سال کا ذکر فرمایا اور پھر فرمایا کہ وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان کا سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے اور نئے سال کے پہلے جمعے کے موقعے پر میں وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان کیا کرتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ اس مجاہدہ کے دائرہ میں بالغانِ احمدیت کا یہ ۲۵ واں اور اطفال کا ۱۷ واں سال ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں آج ہر دو سالوں کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ جہاں تک مالی قربانی کا تعلق ہے تو جو بجٹ اپنے جائزہ کے مطابق وقف جدید بناتی ہے ابھی وہ بجٹ عملاً ہم نے پورا کرنا شروع نہیں کیا۔ اس لئے جہاں تک مالی قربانی کا سوال ہے میں امید کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ سال رواں میں اپنے بجٹ کو پورا کر دے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضور نے وقفِ جدید کے قیام کی اغراض پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان کے قیام کا بڑا مقصد دیہات میں بسنے والے احمدیوں کی تعلیم و تربیت تھا اور ہے حضور نے فرمایا کہ جن دیہاتوں میں احمدی بستے ہیں ان کی تعداد ہر سال بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ۲۴ سال قبل جب یہ تحریک حضرت مصلح موعود کے ہاتھ سے شروع ہوئی تھی تو اس وقت جتنے گاؤں اس نظام کی تربیت کے ماتحت آتے تھے ان کی تعداد واقفینِ وقف جدید سے کہیں زیادہ تھی۔ حضور نے فرمایا دیہات کی تعداد کم نہیں ہوئی بلکہ مسلسل بڑھ رہی ہے اور ہم خوش ہیں کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ انسانوں کو اپنے قرب کی راہیں دکھا رہا ہے اور وہ نور جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم لائے وہ نور زیادہ سے زیادہ انسانوں تک پہنچ رہا ہے اور ہر سال اس میں زیادتی ہو رہی ہے۔ لیکن دیہاتوں کی تعداد بڑھنے کے ساتھ ان کی تربیت کرنے والوں کی تعداد اس نسبت سے بڑھ نہیں رہی۔ حضور نے فرمایا کہ اس لئے اشد ضرورت وقفِ جدید کو واقفینِ وقفِ جدید کی ہے۔ حضور نے فرمایا ان واقفین کا علمی معیار اور ہے۔ یہ جامعہ کے پڑھے ہوئے شاہدین نہیں ہیں۔ واقفینِ جدید کی تربیت اور تعلیم کا نظام علیحدہ ہے جو عمر کے لحاظ سے اور تجربہ کے لحاظ سے کم ہے۔ حضور نے فرمایا اس لئے میں نظامِ وقفِ جدید کو نصیحت کرتا ہوں کہ علمی بنیاد پر واقفینِ وقف جدید کی اخلاقی اور روحانی تربیت میں اضافے کا منصوبہ بنائیں۔ وہ (حضرت اقدس) کی تحریرات کو پڑھنے، سمجھنے اور اس کے نتیجہ میں وہ اثر قبول کرنے والے ہوں جو ہر دل ان کتب کو پڑھنے کے بعد قبول کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر ہر واقفِ وقف جدید کے ذمے یہ لگایا جائے کہ ہفتے کے سات دنوں میں وہ کم از کم پندرہ صفحات کتبِ (حضرت اقدس) کے پڑھے۔ اگر وہ اس پر عمل کرے گا تو اس کے نتیجے میں اس کا علم بھی بڑھے گا اور اس کی توجہ اپنے نفس کی اصلاح کی طرف بھی زیادہ ہوگی اور دوسروں کی تربیت کرنے کی قابلیت بھی اس میں بڑھے گی۔ اور جیسا کہ یہ واقفین لکھنا پڑھنا جانتے ہیں وہ یہ پندرہ بیس صفحے پڑھ کر کم از کم پانچ باتیں اپنی کاپی میں لکھیں کہ ہم نے یہ باتیں پڑھیں۔

حضور نے فرمایا کہ میں جماعت سے یہ کہوں گا کہ اس وقت سو سے کم واقفین، وقفِ جدید کے پاس ہیں جو ان کی ضرورت کا ۲۰ واں حصہ بھی پورا نہیں کرتے۔ اس واسطے ایسے نوجوان جو سکول کی قابلیت کے لحاظ سے ان کے ضوابط پر

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا بھر کے احمدیوں کو

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے نئے سال کی

مبارک باد

ربوہ۔ یکم صلح / جنوری۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں ۔۔۔۔۔ خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اہل ربوہ اور دنیا بھر میں بسنے والے احمدی احباب کو سالِ نو کی مبارک باد دی اور ان کیلئے دعائیں کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے خطبہ کے شروع میں فرمایا آج عیسوی کیلنڈر کا پہلا دن ہے یعنی آج سے سال ۱۹۸۲ء شروع ہو رہا ہے اور یہ سال جمعہ کے روز سے شروع ہو رہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کا روز ہمارے لیے عید کا دن ہوتا ہے۔ حضور نے دعا فرمائی کہ خدا کرے کہ سارا ہی سال ہمارے لیے عید کا سماں رہے اور خدا تعالیٰ کی رحمتیں ہم پر ہمیشہ ہی عید کا سماں پیدا کرتی رہیں۔

حضور نے اہل ربوہ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا آپ سب کو بھی اور جہاں جہاں احمدی بستے ہیں ان سب کو اللہ تعالیٰ نیا سال مبارک کرے اور ان سب کے لیے بھی برکتوں کے سامان پیدا کرے جو جمعہ کے دن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق عید کا دن سمجھتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۸ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

۵ صلح ۱۳۶۱ ہش

۸۹ ویں جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر

ایک نہایت ہی پُرعزم اور بابرکت روایت کا قیام

ہمارے ۸۹ ویں جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر جو سب سے اہم بالشان نشان ظاہر ہوا وہ یہ ہے کہ پندرھویں صدی ہجری کے پہلے سال کے دوران موسلادھار بارش کی طرح نازل ہونے والے افضالِ خداوندی پر احباب جماعت نے خصوصی عظمت و شان کے حامل اس جلسہ پر حسب استعداد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

مزید افضالِ خداوندی کو جذب کرنے والا شکر ادا کرنے کا ایک بابرکت طریق انہوں نے یہ اختیار کیا کہ امسال جلسہ سالانہ میں پہلے سے بڑھ کر تعداد میں شرکت اختیار کرنے کی روایت ہی انہوں نے برقرار نہیں رکھی بلکہ وہ بفضل اللہ تعالیٰ زیادہ عزم و تعہد کے ساتھ اپنی تمام دنیوی مصروفیات ترک کر کے اور شدید سردی اور سفر میں حائل رکاوٹوں اور صعوبتوں کو خاطر میں نہ لا کر اور بوجھ گرانی اخراجاتِ سفر میں اضافہ کی زیرباری کی پرواہ نہ کر کے کچھ ایسی وارفتگی کے عالم میں پروانہ وار کھچے چلے آئے اور اس قدر کثیر تعداد میں غول در غول کھچے چلے آئے کہ انہوں نے ذوق و شوق نیز اخلاص و وفا اور خدمت و فدائیت کی ایک نہایت ہی پُرعزم و بابرکت نئی روایت قائم کر دکھائی۔ اور وہ روایت یہ ہے کہ چونکہ اب غلبہ حق کی صدی شروع ہو چکی ہے اس لئے اب خدا اور اس کے دین کی راہ پر محض گامزن ہونا اور چلنا ہی کافی نہیں ہے اور اس لئے کافی نہیں ہے کہ یہ نیا دور اس راہ پر دیوانہ وار دوڑنے اور سوئے منزل پورا زور لگا کر دوڑتے چلے جانے کا متقاضی ہے۔

چنانچہ امسال احباب اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے ملک کے بہت دور دراز علاقوں اور مشرق و مغرب میں زمین کے آخری کناروں سے چلتے ہوئے نہیں بلکہ دوڑتے ہوئے آئے اور ایسے دیوانہ وار دوڑتے ہوئے آئے کہ بس آتے ہی چلے گئے اور آئے بھی جلسہ شروع ہونے سے ایک روز قبل اس لئے کہ جلسہ سے ایک روز قبل جمعہ کا مبارک دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کا شوق فراواں معمول سے کہیں بڑھ کر تعداد میں ایک دو روز قبل ہی انہیں کھینچ لایا۔ ۲۵ دسمبر ۱۹۸۱ء کو بیرونی ملکوں اور ملک کے دور افتادہ حصوں سے تشریف لانے والے احباب کی غیر معمولی کثرت کی وجہ سے اس روز نماز جمعہ مسجد اقصیٰ کی بجائے نہایت وسیع و عریض مردانہ جلسہ گاہ میں ادا کرنا پڑی۔ مستورات بھی اپنی غیر معمولی کثرتِ تعداد کی وجہ سے مسجد اقصیٰ آنے کی بجائے زنانہ جلسہ گاہ میں جمع ہو کر نماز جمعہ میں شریک ہوئیں اس طرح جلسہ از خود تین دن کی بجائے چار دن تک ممتد ہو گیا اور ۲۵ دسمبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پُرمعارف خطبہ جمعہ سمیت احباب کو مسلسل چار دن تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطابات سے مستفیض ہونے اور علوم و معارف سے اپنی جھولیاں بھرنے کا انمول موقعہ میسر آیا۔ حضور ایدہ اللہ نے پندرھویں صدی کے پہلے سال کے دوران موسلادھار بارش کی طرح نازل ہونے والے خدائی افضال کے پیش نظر اور احباب جماعت کے جذبۂ شکرگزاری کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی موعودہ تائید و نصرت پر بھروسہ کرتے ہوئے ایک خطبہ جمعہ میں پہلے ہی اس توقع کا اظہار فرما دیا تھا کہ امسال احباب اور بھی زیادہ تعداد میں آئیں گے اور حاضری سابقہ جلسوں کے مقابلہ میں غیر معمولی طور پر زیادہ ہوگی۔ چنانچہ اس دفعہ احباب جماعت کے چل کر نہیں بلکہ دوڑ کر آنے اور آتے ہی چلے جانے کا نہایت خوشکن نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے خوش نصیب مردوں اور عورتوں کی تعداد سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ میں پہلی بار دو لاکھ نفوس سے بھی تجاوز کر گئی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ

(باقی صفحہ ۸)

کلام الامام امام الکلام

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پُرمعارف منتخب اشعار

جماعت احمدیہ کے ۸۹ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر ۱۹۸۱ء کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب سے قبل مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے درج ذیل پُرمعارف منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔

حمد و ثنا اُسی کو جو ذات جاودانی — ہمسر نہیں ہے اُس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اُس کے سب ہیں فانی — غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
دل میں مرے یہی ہے سُبحانَ مَن یَّرانی

ہے پاک پاک قدرت عظمت ہے اُسکی عظمت — لرزاں ہیں اہلِ قربت کروبیوں پہ ہیبت
ہے عام اُسکی رحمت کیونکر ہو شکرِ نعمت — ہم سب ہیں اُسکی صنعت اُس سے کرو محبت
غیروں سے کرنا اُلفت کب چاہے اُسکی غیرت
یہ روز کر مبارک سُبحانَ مَن یَّرانی

سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا — ہم کو وہی پیارا، دلبر وہی ہمارا
اُس بن نہیں گوارا غیر اُس کے جھوٹ سارا
یہ روز کر مبارک سُبحانَ مَن یَّرانی

یارب ہے تیرا احساں ہیں تیرے در پہ قرباں — تُو نے دیا ہے ایماں، تُو ہر زماں نگہباں
تیرا کرم ہے ہر آں تُو ہے رحیم و رحماں
یہ روز کر مبارک سُبحانَ مَن یَّرانی

لطف تو ترکِ طالباں نکند — کس بکارِ رہت زیاں نکند
ذاتِ پاکت بس است یار یکے — دل یکے جاں یکے نگار یکے

ہوئے ہم تیرے اے قادر توانا — ترے در کے ہوئے اور تجھ کو جانا
ہمیں بس ہے تری درگہ پہ آنا — مصیبت سے ہمیں ہر دم بچانا
کہ تیرا نام ہے غفار و ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اعلیٰ نکلا — پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
حق کی توحید کا مُرجھا ہی چلا تھا پودا — ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا
یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے — جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیّا نکلا

تجھے سب زور و قدرت ہے خدایا — تجھے پایا ہر اک مطلب کو پایا
ہر اک عاشق نے ہے اک بُت بنایا — ہمارے دل میں یہ دلبر سمایا
وہی آرامِ جاں اور دل کو بھایا — وہی جس کو کہیں ربُّ البرایا
ہوا ظاہر وہ مجھ پر بالایادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"قربِ قیامت کی علامات"

مکرم محمد اکرم عمر صاحب - سمندری ضلع فیصل آباد -

قرآن کریم کی صداقت پہ کسی مسلمان کو ذرہ برابر بھی شبہ نہیں ہو سکتا۔ یہ خدا تعالیٰ کا واحد کلام ہے جو زمانے کی دست برد سے بکلی محفوظ ہے۔ چودہ سو سال گزر چکے مگر یہ اپنی اصلی حالت میں چلا آتا ہے۔ اور اس کی حفاظت کا وعدہ خود اسکے نازل کرنے والے قادر خدا نے ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ -

یقیناً ہم نے ہی اس ذکر کو نازل کیا ہے اور یقیناً ہم ہی اسکی حفاظت کرنے والے ہیں -

قیامت کے بارہ میں جتنی شرح وبسط سے اس الہامی کتاب میں ذکر ہے کسی اور الہامی کتاب میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ النساء میں فرماتا ہے -

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا -

یعنی اللہ وہ ذات ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ تمہیں یقیناً قیامت کے دن تک جمع کرتا چلا جائے گا۔ جس کے آنے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کس کی بات سچی ہو سکتی ہے؟

گویا قیامت بہر حال آکر رہے گی۔ اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے کسی خاص وقت کی تعیین نہیں فرمائی البتہ ایسی علامات بیان فرما دی ہیں جو قربِ قیامت پر دلالت کرتی ہیں۔ جن سورتوں میں قیامت کی علامات واضح اور نمایاں طور پر موجود ہیں ان میں سورۃ القیامۃ، سورۃ التکویر سورۃ الانفطار اور سورۃ الانشقاق خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ انہی سورتوں کی آیات کو مدنظر رکھ کر ہم دیکھیں گے کہ اس وقت ہم کس زمانہ میں اور کیا واقعی قیامت کا دن قریب ہے اور کیا اس کی علامات پوری ہو چکی ہیں۔

سب سے پہلے ہم سورۃ القیامۃ کو لیتے ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ ایک سوال کے جواب میں قیامت کی دو بڑی علامات بیان فرماتا ہے۔ ایک علامت یہ ہے۔

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ -

کہ جب نظر پتھرا جائے گی یعنی اس وقت بعض حیران کن چیزیں دیکھ کر آنکھیں ششدر اور پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ اس آیت میں دراصل سائنسی علوم کی ترقی اور نئی ایجادات کی طرف اشارہ ہے جو قربِ قیامت کی علامت ہے۔

پھر ایک اور زبردست علامت بیان فرمائی۔ فرمایا۔

وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ -

کہ جب چاند کو گرہن لگے گا اور (خسوف کی حالت میں) سورج اور چاند دونوں کو جمع کر دیا جائے گا۔ یعنی قیامت کی علامت میں سے ایک علامت سورج اور چاند کا ایک خاص وقت میں گرہن لگنا ہے۔ چنانچہ نبیوں کے سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے تاریک وقت میں اپنی اُمت کو خوش خبری بھی سنائی ہے جسے امام دار قطنی نے اپنی کتاب میں ان الفاظ میں رقم کیا ہے

اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَنْخَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ -

(الدار قطنی جلد ۱ صفحہ ۱۸۸ مطبوعہ مطبع انصاری دہلی)

"یقیناً ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں اور جب سے زمین وآسمان بنے ہیں یہ نشان ظاہر نہیں ہوئے وہ یہ کہ رمضان کے مہینہ میں چاند کو خسوف کی پہلی رات میں اور سورج کو کسوف کی درمیانی رات میں گرہن لگے گا"

چنانچہ یہ نشان ۱۸۹۴ء میں ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ کو چاند گرہن کے ذریعہ اور ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ کو سورج گرہن کے ذریعہ پورے ہو چکے ہیں۔

اس کے بعد ہم التکویر کو لیتے ہیں اس میں اللہ تعالیٰ قیامت کی مندرجہ ذیل علامات بیان فرماتا ہے۔

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ جب نورِ آفتاب کو لپیٹ دیا جائے گا۔ یعنی ادیان باطلہ اسلام کے سورج کو عارضی طور پر ڈھانپ لیں گے۔

وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ اور جب ستارے دھندلے پڑ جائیں گے یعنی علماء سے روحانی نور جاتا رہے گا۔

وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے یعنی شاہنشاہیت متزلزل ہو جائے گی۔

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ اور جب دس ماہ کی گابھن اونٹنیاں کھلی چھوڑ دی جائیں گی۔ یعنی نئی سواریاں نکل آئیں گی جو اونٹوں کی جگہ لے لیں گی جیسے موٹر، بس، ریل جہاز وغیرہ صحیح مسلم میں امام مہدی کی سچائی کے نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی ہے

وَلَيُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا -

کہ اونٹنیاں ترک کر دی جائیں گی اور ان پہ سواری موقوف ہو جائیگی۔ فرمایا۔

وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ اور جب وحشی اکٹھے کئے جائیں گے یعنی جانوروں کو ایک جگہ جمع کیا جائے گا جیسا کہ چڑیا گھر وغیرہ۔

وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ اور جب دریاؤں کو خشک کر دیا جائے گا۔ یعنی نہریں نکال کر ان کا پانی استعمال میں لایا جائے گا۔

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ اور جب مختلف نفوس کو ملا دیا جائے گا جیسا کہ ہوائی جہاز اور بحری سفر کی سہولت سے افریقہ امریکہ ایشیا اور یورپ کے لوگ آپس میں مل چکے ہیں۔

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ

اپنی مخلوق کے نام اللہ تعالیٰ کی ایک نصیحت

آخر میں تکبر سے متعلق خدا تعالیٰ کی قرآنِ پاک میں مندرج اپنی مخلوق کے نام ایک نصیحت پر اپنے مضمون کا اختتام کرتا ہوں۔"

"اور تو اُن کے سامنے دو شخصوں کی حالت بیان کر جن میں سے ایک کو ہم نے انگوروں کے دو باغ دیئے تھے اور انہیں ہم نے کھجوروں کے درختوں سے (ہر طرف سے) گھیر رکھا تھا۔ اور ہم نے ان دونوں کی مقبوضات کے درمیان کچھ کھیتی بھی پیدا کی تھی ان دونوں باغوں نے اپنا اپنا پھل خوب دیا اور اس میں سے کچھ بھی کم نہ کیا اور ان کے درمیان ہم نے ایک نہر جاری کی تھی اور اُسے بہت پھل حاصل ہوتا تھا۔ اسی وجہ سے اُس نے اپنے ساتھی کو اس سے باتیں کرتے ہوئے فخریہ طور پر کہا کہ دیکھ تیری نسبت میرا مال زیادہ اور جتھا معزز ہے۔ اور ایک دفعہ وہ اپنی جان پر ظلم کرتے ہوئے اپنے باغ میں داخل ہوا اور اس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ میرا باغ کبھی تباہ ہوگا اور میں نہیں سمجھتا کہ وہ (ماعود تباہی کی) گھڑی کبھی آنے والی ہے اور اگر بالفرض مجھے میرے ربّ کی طرف لوٹا بھی دیا جائے تو میں وہاں بھی یقیناً اس سے بہتر ٹھکانا پاؤں گا۔ اس کے ساتھی نے اس سے سوال وجواب کرتے ہوئے کہا کہ کیا تُو نے اس ہستی کا انکار کر دیا ہے جس نے تجھے اوّلاً مٹی سے اور پھر نطفہ سے پیدا کیا اور پھر اس نے تجھے پورا آدمی بنایا۔

تمہارا تو یہ حال ہے لیکن میں تو یہ کہتا ہوں کہ حق تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی میرا ربّ ہے اور میں کسی کو بھی اپنے ربّ کا شریک نہیں بناتا۔ اور جب تو اپنے باغ میں آیا تھا۔ تو کیوں نہ تو نے کہا کہ (ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ) وہی ہوگا جو اللہ چاہے گا۔ کیونکہ اللہ ہی کے فضل سے ہر ایک قوت حاصل ہوتی ہے اگر تو مجھ ناچیز کو اپنی نسبت مال اور اولاد میں کم سمجھتا ہے تو بالکل ممکن ہے کہ میرا ربّ مجھے تیرے باغ سے کوئی بہتر باغ دیدے اور تیرے باغ پر اوپر سے کوئی آگ کا شعلہ گرائے جس کی وجہ سے وہ ایک صاف اور چٹیل میدان ہو جائے یا اس کا پانی خشک ہو جائے اور پھر تو اس کی تلاش کی بھی طاقت نہ پائے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور اس کے تمام پھلوں کو تباہ کر دیا گیا اور وہ باغ کا مالک اس حال میں کہ وہ باغ اپنے سہاروں پر گرا ہوا تھا۔ اس مال کی وجہ سے جو اُس نے اس کی ترقی کے لئے خرچ کیا تھا اپنے دونوں ہاتھ ملنے لگا اور کہنے لگا کہ اے کاش! میں کسی کو اپنے ربّ کا شریک نہ بناتا اور اس وقت کوئی جماعت بھی اس کے ساتھ نہ ہوئی جو اللہ کے سوا اس کی مدد کرتی اور نہ وہ اس کا کوئی انتقام لے سکا۔ ایسے موقع پر مدد اللہ کی ہی مفید ہوتی ہے جو معبود حقیقی ہے اور بدلہ دینے میں بھی سب سے اچھا ہے اور اچھا انجام پیدا کرنے کی رُو سے بھی سب سے اچھا ہے۔ (الکہف رکوع ۱۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۔
اور جب زندہ گاڑی جانیوالی لڑکی کے بارہ میں پوچھا جائے گا کہ کس گناہ کی پاداش میں اس کو قتل کیا گیا یعنی زندہ درگور کرنا ایک قانونی جرم بن جائے گا۔

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ
اور جب کتابیں پھیلا دی جائیں گی یعنی پریس کثرت سے ہوں گے اخبار و رسائل کی اشاعت بے شمار ہوگی۔

وَاِذَا السَّمَآءُ کُشِطَتْ اور جب آسمان کی کھال اُتاری جائے گی یعنی آسمانی علوم کو معلوم کرنے کی کوشش کی جائے گی اور علم ہیئت و نجوم میں خوب ترقی ہوگی۔

وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ
اور جب دوزخ بھڑکا دی جائیگی یعنی گناہوں کی کثرت ہو جائے گی جو دوزخ کے بھڑکانے کا موجب ہیں۔

وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ
اور جب جنت قریب کر دی جائے گی۔ یعنی مذہب کی صداقت کھل کر سامنے آجائے گی اور اسے ماننا اور اس پہ عمل کرنا آسان ہو جائے گا۔ گویا جنت قریب ہو جائے گی۔

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ
اس دن ہر جان جو کچھ اس نے حاضر کیا بخوبی جان لے گی۔

اس کے بعد سورۃ الانفطار میں قیامت کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ
جب آسمان پھٹ جائے گا۔ یعنی شرک بکثرت دنیا میں پھیل جائے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۔
قریب ہے کہ آسمان اس کی وجہ سے پھٹ جائیں اور زمین بھی پھٹ جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر جائیں کہ انہوں نے رحمان خدا کا بیٹا قرار دیا۔

وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ
اور جب ستارے جھڑ جائیں گے یعنی علمائے عظام کم ہو جائیں گے۔

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ
اور جب سمندر پھاڑے جائیں گے جیسا کہ بحیرہ روم اور بحیرہ قلزم کو اور اسی طرح بحر الکاہل اور بحر اوقیانوس کو پھاڑ کر نہر سویز اور نہر پانامہ کے ذریعہ آپس میں ملا دیا گیا ہے۔

وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ
اور جب قبریں اُکھیڑی جائیں گی جیسا کہ مصر میں فراعنہ کی قبریں اکھیڑ کر ان کی ممیاں عجائب گھروں میں پہنچا دی گئی ہیں اور یہی کام محکمہ آثارِ قدیمہ ہر جگہ سرانجام دے رہا ہے۔

اسی طرح سورۃ الانشقاق میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ علامات بیان فرمائی ہیں۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۔
کہ جب آسمان پھٹ جائے گا اور اپنے رب کی طرف کان دھرے گا اور یہی بات اس پہ فرض ہے۔
یعنی آسمانی نشانات بکثرت ظاہر ہوں گے۔

وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۔
اور جب زمین پھیلا دی جائے گی اور جو کچھ اس میں ہے وہ نکال پھینکے گی اور خالی ہو جائے گی۔
اس میں امریکہ و آسٹریلیا کی دریافت، تسخیر قمر اور سونے چاندی، مٹی کے تیل اور دیگر زمینی خزائن کے نکالے جانے کی طرف اشارہ ہے۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ قربِ قیامت کی علامات پوری ہو چکی ہیں۔ اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم صداقت کا ایک زبردست نشان ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کے تمام لوگوں کو توفیق دے کہ وہ اس وجود کو بھی پہچان لیں جس کی آمد کے وہ مدتوں سے منتظر تھے اور ایک ہی جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ آمین۔

جو قوم مرنے سے نہیں ڈرتی وہ کبھی نہیں مرا کرتی!

کوئٹہ کے مشہور اخبار "میزان" نے لکھا:۔

"کوئٹہ ۱۴ر جون۔ آج شام کے ½ ۶ بجے احمدیہ جماعت کے امام مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے کوئٹہ کی جماعت کے پریذیڈنٹ کی طرف سے دعوتِ عصرانہ کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے تین اہم نکات بیان کئے۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام کو دل میں جگہ دو اور دل سے مسلمان بنو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کیجئے۔ آپ نے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ کی آیت شریفہ پیش کی ..... آپ نے دوسرا اہم نکتہ محاذِ کشمیر کو مضبوط تر بنانے سے متعلق پیش کیا۔ آپ نے کہا کہ اگر کشمیر نہیں تو پاکستان نہیں۔ یہاں سے دلی خلوص اور اخوت کے جذبہ سے کشمیر کی آزاد فوجوں کی امداد کرنا بہت ضروری ہے۔ اس کام کو بہت وسیع پیمانہ پر کیا جائے۔ ہر مسلمان ممکن طریق سے زیادہ امداد دے۔ تیسرا نکتہ آپ نے یہ بیان کیا کہ جو قوم مرنے سے نہیں ڈرتی وہ کبھی نہیں مرا کرتی۔ ذلیل زندگی سے عزت کی موت ہزار درجہ بہتر ہے۔ آج پاکستان کے ہر مسلمان کو تہیہ کر لینا چاہیئے کہ شاندار عزت سے آزادانہ زندگی بسر کریں۔ آپ نے باہمی اختلافات کو ہر مرحلہ پر ختم کرنے کی نصیحت کی اور بہت چیدہ مثالیں دے کر واضح کیا۔ دعوت چائے میں سول حکام اعلیٰ، بلوچستان بھر کے چوٹی کے نواب، سردار ملک، معززین اور اخبار نویس شامل تھے۔" (میزان ۱۴ر جون ۱۹۴۸ء)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

گزشتہ سال جلسہ سالانہ میں قریباً پونے دو لاکھ احباب شریک ہوئے تھے۔ امسال اس تعداد میں بفضل اللہ تعالیٰ یکدم پچیس تیس ہزار سے بھی زیادہ کا اضافہ ہوا۔ اس طرح دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ایثار پیشہ احمدی احباب اور خواتین نے اپنے عمل سے ثابت کر دکھایا کہ وہ پندرھویں صدی کے دوران انشاء اللہ العزیز غلبۂ حق کی منزل کی طرف راہ میں رُکے یا سستائے بغیر تیز رفتاری سے دوڑتے ہی چلے جائیں گے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کے دوڑنے کی رفتار تیز سے تیز تر ہوتی چلی جائے گی۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطابات کے وقت نہایت وسیع و عریض جلسہ گاہ مع گیلریوں کے پُرشوق سامعین سے اس طرح پُر ہو جاتی تھی کہ واقعی اس میں تل دھرنے کو جگہ نہ رہتی۔ اس کے باوجود ہزارہا کی تعداد میں احباب جلسہ گاہ کے چاروں طرف میدان اور سڑکوں پر کھڑے حضور کے زندگی بخش ارشادات سُن رہے ہوتے۔ یہی حال زنانہ جلسہ گاہ کا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ دونوں جلسہ گاہیں پُرشوق سامعین کی سال بہ سال بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر اب ناکافی ہو چکی ہیں اور پندرھویں صدی اپنی تمام برکتوں اور اس میں ملنے والی فتوحات اور نازل ہونے والے غیر معمولی فضلوں کی وجہ سے وَسِّعْ مَكَانَكَ کے خدائی ارشاد کے تحت ان سے کہیں زیادہ وسیع تر جلسہ گاہوں کے انتظامات کا تقاضا کر رہی ہے اور انشاء اللہ العزیز وہ خدا جو سیدنا حضرت اقدس کے خالص اور دلی محبوں کے گروہ کو اطراف و جوانب عالم میں بڑھا رہا ہے اور ان کے نفوس و اموال میں برکت پر برکت دے رہا ہے۔ وہ اپنے وعدہ کے بموجب اس ضرورت کو پورا کرنے کے سامان بھی کرے گا۔

احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بارش کی طرح نازل ہونے والے فضلوں کے پیش نظر اپنی طاقت اور بساط کے مطابق شکر گزاری کا حق ادا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے سے متعلق پندرھویں صدی ہجری کے اوائل میں منعقد ہونے والے اپنے ۸۹ ویں جلسہ سالانہ میں ہم نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے جو پُرعزم و بابرکت روایت قائم کی ہے اُسے نہ صرف برقرار رکھیں بلکہ اسے سال بہ سال پہلے سے بڑھ کر عزم اور تعہد کے ساتھ نبھاتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اس کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ اٰمین برحمتک یا ارحم الراحمین

تحریک جدید کے مالی جہاد کیلئے ہر فرد مکلف ہے

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مقرر فرمودہ ٹارگٹ برائے جماعتہائے احمدیہ پاکستان بقدر بیس لاکھ روپیہ حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد اپنے آپ کو اس امر کے لیے مکلف سمجھے جیسا کہ حضرت مصلح موعود فرما چکے ہیں۔

"ہر شخص اپنے باپ بیٹے بھائی اور دوست کو۔ ہر بیوی اپنے خاوند کو اور ہر خاوند اپنی بیوی کو توجہ دلائے کہ جس نے پہلے حصہ نہیں لیا تھا۔ وہ زیادہ حصہ لے تا ان کا انجام ان کی ابتداء سے اچھا ہو۔"

اللہ تعالیٰ سبکو اس کے مطابق عمل پیرا ہونے کی توفیق سعید بخشے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی

دیدار کا قائم مقام گفتار ہے

مکرم غلام رسول اعوان بلاک ۳ وی۔ ڈیرہ غازیخان

ایک دوست نے کسی اہل دل کے ان اشعار پر ؎

عیاں ہو کر بھی وہ پردہ نشیں ہے
ادا اُس کی یہ کتنی دلنشیں ہے
قصور اپنی نظر کا ہے وگرنہ
کہاں وہ یار جلوہ گر نہیں ہے۔

لکھا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ عیاں ہے تو پنہاں کیسے ہے اگر پنہاں ہے تو عیاں کیونکر ہوا۔ چونکہ انسان پیکرِ محسوس سے محبت کرنے کا خوگر ہے۔ اس لئے پنہاں سے کیسے محبت ہو سکتی ہے وغیرہ۔

اس سلسلہ میں جہاں تک میرے ناقص علم کا تعلق ہے میں تو حضرت اقدس۔۔۔ کے علم سے یہ سمجھتا ہوں کہ عشق اور محبت تو اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے

اصل بات یہ ہے کہ انسان میں دو چیزیں پائی جاتی ہیں۔ ایک روح ہے اور دوسرا نفس۔ روح کا تعلق الوہیت سے ہے اور نفس کا تعلق سفلی خواہشات سے دونوں میں طلب کا مادہ ہے۔ جس کا دوسرا نام محبت ہے دل (روح) کی تار الوہیت سے لگی ہوئی ہے اور اس کی محبت پاکیزہ ہے اور غیر فانی ہے نفس کا تعلق چونکہ سفلی خواہشات سے ہے اسلئے اس کی محبت میں تکدر، کثافت اور فنا ہے۔ انسانی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے جذبۂ جمال پسندی اسلئے رکھا ہے کہ وہ حُسنِ ازلی کو تلاش کرے اور اسی کا ہو جائے۔ چونکہ روح من امر الٰہی ہے اس لئے وہ اس کی جدائی میں بے قرار رہتی ہے۔ رومی نے اسی واسطے کہا تھا۔ ؎

بشنو از نے چوں حکایت مے کند
وز جدائی ہا شکایت مے کند

روحِ الٰہی جمال کے لئے تڑپتی رہتی ہے اور اسی سے ملنے کی جویاں رہتی ہے اور جب اُسے نہیں پاتی تو مجاز کی حقیقت سمجھ لیتی ہے۔ چونکہ یار ازلی کی جلوہ گری مجازی اشیاء میں پائی جاتی ہے اس لئے انسانی فطرت اسے مقصود بنا لیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں عشق کے قصے اور افسانے مشہور ہیں وہ عشق نفسانی اور عشق حیوانیہ ہے جس کا انجام کثافت اور بیزاری ہوتا ہے مجنوں اور لیلیٰ کے قصے تو افسانوی ہیں دنیا میں جسے عشق عشق پکارا جاتا ہے وہ ناپائیدار ہے اور وہ جوانی اور حسن ڈھلنے کے بعد ختم ہو جاتا ہے اس بارہ میں شعراء کے اشعار کو سند نہیں کہا جا سکتا۔ پاکیزہ عشق غیر فانی ہے اور وہ خدا، اس کے رسول اور اس کے محبان کے لئے ہے آیت

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرہ ۱۶۵)

اس کی تصدیق کرتی ہے جو لوگ فانی فی اللہ ہوئے ہیں اور اپنے عشق کو سچ کر دکھایا ہے وہ امر ہو گئے ہیں اُن کو بقا مل گئی ہے۔ اور یہ صحیح ہے کہ جو باقی رہنے والی ہستی سے دل لگاتا ہے اسے بقا ملتی ہے اور جو فنا ہونے والی چیز سے محبت کرتا ہے وہ مٹا دیا جاتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ انسان پیکر محسوس سے محبت کرنے کا خوگر ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ پنہاں در پنہاں ہے اس لئے اس کا دیدار کیسے ہو۔ یہ محدود وہ غیر محدود، یہ کثیف وہ لطیف، پھر دیدار کیسے حاصل ہو تو دیدار کا قائم مقام گفتار ہے۔ کسی نے خوب کہا ہے ؎

ہزاروں صورتیں ہیں تیرے حُسنِ ناز پرور کی
کہیں رفتار بن جائے کہیں گفتار ہو جائے

تو ہزارہا مخلوق نے (انبیاء، مرسلین اور علماء میں سے) خدا تعالیٰ کو گفتار کے ذریعہ سے پایا۔ اور وہ اس کے گرویدہ ہو گئے بعض نے بادشاہتیں بھی چھوڑ دیں اور یہ بھی صحیح ہے کہ حسن سے گفتار میں زیادہ کشش ہے اس کی مثال یوں سمجھ میں آ سکتی ہے کہ اگر کوئی انسان (مرد ہو یا عورت۔) انتہائی حسن رکھنے کے باوجود گونگا ہو۔ تو اس سے محبت نہیں ہو سکتی۔ اصل چیز تو راز و نیاز ہے۔ اور گفتار ہے اگر گفتار نہیں تو حسن بے کار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب عارفین اس حسن اور گفتار کے پرتو کو اس کے خاص بندوں میں پاتے ہیں تو پروانہ وار اس کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں۔ دنیا دار العجب ہے یہاں کچھ عیاں ہے اور کچھ پنہاں۔ یہی وجہ ہے کہ مومن کو ایمان بالغیب کے لئے مکلف کیا گیا ہے اگر پردہ کھل جائے تو ایمان کی قیمت نہ رہے پھر سزا اور جزا کیسی ؎

حرم و دیر کے جھگڑے ترے چھپنے سے پڑے
تو اگر پردہ اُٹھا دے تو تو ہی تو ہو جائے

اور یہ بھی درست ہے کہ حسن کی عزت اسی میں ہے کہ وہ پردہ میں رہے اور عشاق کا اشتیاق بڑھتا رہے اگر حسن بالائے بام آ جائے تو اس میں کچھ بھی کشش باقی نہ رہے جو چیز سہل الحصول ہو اس میں کشش باقی نہیں رہتی لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ حسن چاہتا ہے کہ اس کو دیکھنے والا کوئی ہو اور وہ اس کی پرستش کرے رومی نے صحیح کہا ہے ؎

من ہمے دانم کہ مے خواہد دلش
کہ بود غوغا نہ گرد منزلش

لیکن دیکھنے والا وہی ہو جو اس کی قیمت ادا کر سکے۔ اس کی قیمت تو جان ہے اور غیر اللہ سے کٹ جانا ہے لیکن اس کے طلبگاروں نے کہا ہے کہ اگر "قیمت بجاں بودے چہ بودے"

بلکہ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز کا نعرہ لگایا۔

لیکن آج کی دنیا عموماً عشق حیوانیہ کے چکر میں ہے۔ راگ رنگ کو روح کی غذا اور صنفِ نازک کو مرکزِ حسن و عشق سمجھ رکھا ہے یہ سب نفسِ امارہ کی نیرنگیاں ہیں۔ جیسے شعراء نے اُچھالا ہے۔ خود شعراء تو غاوون میں سے ہیں اور گمراہی کا سبب بنے ہیں۔ آج کی نئی نسل جو عشقیہ گانے سنتی اور عشق و محبت میں سرشار نظر آتی ہے اسی نفسِ امارہ کی مہربانی ہے لہٰذا یہ عشق حقیقی نہیں عشقِ حیوانیہ ہے کسی نے ٹھیک کہا ہے ؎

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاجِ تنگیٔ داماں بھی تھا

آپ نے یہ جو لکھا ہے کہ عشق اوّل در دلِ معشوق پیدا مے شود بھی کسی حد تک صحیح ہے

حدیثِ قدسی ہے کہ:۔

کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا۔ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ۔ فَخَلَقْتُ آدَمَ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا اپنی محبت کے تقاضے سے بنائی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کے چاہنے والے ہوں۔ جو اس پر اپنی جانیں نچھاور کریں۔ پھر آدم کو پیدا کر کے وہ اپنی صفات کے پردے میں چھپ کر بیٹھ گیا ہے کہ دیکھئے کہ کون اس کے لئے طلبِ صادق رکھتا ہے۔ اور کون اس کی طرف آتا ہے

ایک صوفی شاعر خواجہ غلام فرید نے کہا تھا ؎

بے صورت۔ صورت اولے۔ کر ناز ادا گھنڈ کھولے

ایک اور کافی میں انہوں نے حسنِ ازل کو یوں اظہار کیا ؎

ہر صورت وچہ آئے یار۔ کر کے ناز ادا کھڑ دار
بک جا روپ سنگھار ڈکھاوے۔ بک جا عاشق بن بن آوے
ہر مظہر وچہ آپ سماوے اپنا آپ کرے دیدار
یار فرید عیان بیانے نحن اقرب وچہ قرآنے
ایہو عقیدہ دین ایمانے تھوڈے پکڑ چڑھاون دار
ہر صورت وچہ آئے یار

ہماری جماعت کے ایک صوفی شاعر تھے ان کا نام قاضی ظہور الدین اکمل تھا۔ ان کی ایک غزل ہے جو مجھے بہت پسند ہے انہوں نے عشقِ حقیقی کو کس انداز سے بیان کیا ہے ان کے چند اشعار آپ بھی سنیں ؎

عارضی رنگ بقا تھا مجھے معلوم نہ تھا
سرمۂ چشم فنا تھا مجھے معلوم نہ تھا

حُسن کے پردے میں تھا حُسن رُخِ دل افروز
یہ میں یار چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

جس نے موسیٰ کو کیا خش وہ ترا ہی اے دوست
جلوہ ہوش ربا تھا مجھے معلوم نہ تھا

یونہی اکمل میں رہا شیفتہ حُسنِ بتاں
میرا محبوب خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

اصلی بات یہ ہے کہ پانے والے اسے پا لیتے ہیں طلب سچی ہو۔ اور جستجو غیر متزلزل تو وہ اپنا راستہ خود دکھاتا ہے اُس کا فرمان

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ برحق ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو اس کی طرف ایک بالشت بڑھتا ہے وہ دو بالشت آگے آتا ہے۔ جو ایک ہاتھ بڑھتا ہے وہ دو ہاتھ آگے آتا ہے اور جو چل کر جاتا ہے وہ دوڑ کر آتا ہے۔ (مسلم کتاب التوبہ)

وہ تو چاہتا ہے کہ میرا بندہ کب میرے پاس آئیگا۔ طلب دونوں طرف ہے اگر بندہ کی طرف سے طلبِ صادق ہو تو وہ رحمت کے دروازے کھلے پاتا ہے۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ سچ ہے اپنے خاص بندوں سے اسکی گفتار جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گی۔ ہماری ہر دعا اور پکار کا جواب دیتا ہے۔ اگر نفس کا پردہ کھل جائے تو حقیقت سامنے آ جائے۔

پس وہی محبت کے لائق ہے اور اس کے سوا سب ہیچ ہے حضرت اقدس کا فرمان سچ ہے ؎

دنیا میں عشق تیرا باقی ہے سب اندھیرا
معشوق ہے تو میرا عشق صفا یہی ہے

کیا آپ نے رپورٹ کارگزاری مرکز کو روانہ کر دی ہے؟

مجلس اطفال الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری مجالس اور مرکز میں ایک بہت ہی اہم رابطے کا کام دیتی ہے۔ اس لیے گذارش ہے کہ ہر ماہ کی رپورٹ اگلے ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں ضرور بھجوا دیا کریں۔ نیز اگر کوئی اہم کام ہوا ہو تو اس کی تفصیل بھی بطور ضمیمہ رپورٹ کے ساتھ بھجوا دیں۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانِ گمشدگی

خاکسار کی گھڑی سٹیزن۔ الیکٹرانک اسٹیل کیس مورخہ ۲۷ دسمبر کو ربوہ میں گم ہو گئی جن صاحب کو ملے وہ پتہ ذیل پر اطلاع دے یا پہنچا دے۔ شکریہ

(عبدالرشید خالد زاہد ہسپتال بلاک ۱۱ سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستِ دُعا

● خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری آف گنج مغلپورہ لاہور دائیں آنکھ میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں اس آنکھ کا آپریشن بھی ہو چکا ہے لیکن تکلیف تاحال دور نہیں ہوئی۔ قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے خاص فضل سے والدہ محترمہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمد انوار الحق گنج مغلپورہ لاہور)

● مکرم عطاء الٰہی صاحب لاہور انتہائی تشویشناک طور پر مالی تنگی اور بیماریوں میں گرفتار ہیں نیز ہم ایسی آفات و مصائب میں مبتلا ہیں کہ جن سے نجات بظاہر ہماری طاقت سے باہر ہے۔ سب احمدی بھائیوں سے دعا کی دردمندانہ التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد ہماری غیبی مدد فرماوے۔ آمین۔

(نرگس سلطانہ، زاہدہ، شاہدہ)

● میری بھاوجہ مغربی جرمنی میں سخت بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لیے درخواست دعا ہے۔

(شمیم ملک۔ انگوری سکیم۔ باغبانپورہ لاہور)

دعائے مغفرت

● خاکسار کے والد سید عبدالکریم صاحب (سابق ملازم حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب) ڈیڑھ ماہ کی علالت کے بعد مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۸۱ء بروز جمعہ قریباً ساڑھے ۱۲ بجے دن وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خاکسار بذریعہ جناب ایکسپریس اسی روز جنازہ ربوہ لے گیا۔ جہاں ۵ دسمبر کو حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بعد نماز عشاء نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ قطعہ نمبر ۱۴ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دعا کروائی۔

والد صاحب مرحوم کو چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے قریباً ۳۰ سال تک ڈرائیور رہے۔ چوہدری صاحب موصوف نے ہمیشہ اُن سے اپنے قریبی عزیز کی طرح نہایت شفقت کا سلوک کیا۔ حضرت مصلح موعود کی خدمت کا شرف بھی والد صاحب کو حاصل ہے اور حضور بھی والد صاحب کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ والد مرحوم بلند اخلاق اور صوم و صلوٰۃ اور تہجد کے پابند تھے۔ ان کے پسماندگان میں ۴ لڑکے ۴ لڑکیاں ۲ نواسے ایک نواسی اور ۲ پوتے ہیں۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

(عبدالمالک ۳/۷۳ بڑا پلاٹ ڈرگ کالونی۔ کراچی نمبر ۲۵)

"جو شخص بدرفیق کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں"

(حضرت اقدس)

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"پیغمبر خدا جو ستر بار استغفار کرتے تھے حالانکہ ایک دفعہ کے استغفار سے گذشتہ گناہ معاف ہو سکتے تھے پس اس سے ثابت ہے کہ استغفار کے یہ معنے ہیں کہ خدا آئندہ ہر ایک غفلت اور گناہ کو دبائے رکھے۔ اس کا صدور بالکل نہ ہو۔"

(البدر ۱۹ جون ۱۹۳۰ء صفحہ ۲۶۹)

"یہ دُنیا چند روزہ ہے لیکن اس کے لئے وہ کوششیں کی جاتی ہیں گویا کبھی یہاں سے جانا ہی نہیں۔ انسان کیسا غافل اور ناسمجھ ہے کہ علانیہ دیکھتا ہے کہ یہاں کسی کو قیام نہیں لیکن پھر بھی اس کی آنکھ نہیں کھلتی۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۴۱)

آنکھ کا آپریشن

بہت نازک معاملہ ہے

سفید موتیا	CATARACT
کالا موتیا	GLAUCOMA
ناخونہ	PTERYGIUM
گوہانجنیاں اور پپوٹوں کی گلٹیاں	STYES
آنکھ کا ناسور	EYE FISTULA
آنکھ کا پھولا	EYE ULCER
آنکھ کا زخم اور چوٹ	EYE INJURY

بغیر اپریشن ٹھیک ہو رہے ہیں۔ معائنہ مفت۔ لٹریچر فری

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

پاکستان لاہور کراچی ہیڈ آفس گولبازار ربوہ

فون ۶۰۷/۶۰۶

ضلع جھنگ کے سابق فوجیوں کا اجلاس عام

ضلع جھنگ کے سابق فوجیوں کا ایک اجلاس عام ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر جناح ہال ڈسٹرکٹ کونسل جھنگ میں جناب شہزاد حسین پرویز ڈپٹی کمشنر و صدر ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ ضلع جھنگ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں ضلع بھر کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ کی سالانہ رپورٹ کارگزاری پیش کی گئی۔ سابق فوجیوں کی فلاح و بہبود کے سلسلہ میں کام کو تیز کرنے کے لئے متعدد تجاویز پر غور کیا گیا۔ نمائندگان نے پیش آمدہ مسائل و مشکلات سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جناب ڈپٹی کمشنر نے موقع پر ہی ان سے متعلق مناسب کارروائی کرنے کے متعلق ارشاد فرمایا۔

اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جس کے بعد محترم الحاج محمد امیر صاحب سیکرٹری ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ ضلع جھنگ نے بورڈ کی سالانہ رپورٹ کارگزاری پڑھ کر سنائی جس میں آپ نے سال ۱۹۸۱ء کے دوران سابق فوجیوں کی فلاح و بہبود سے متعلق کی گئی کوششوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بعض نئی تجاویز پیش کیں جن کے متعلق جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے موقع پر ہی متعلقہ محکموں کے سربراہوں کو ہدایات جاری کیں جو اجلاس میں حاضر تھے۔

رپورٹ کارگزاری کے بعد جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے ایک معمر سپاہی فیض احمد کو جنہوں نے جنگِ عظیم اوّل میں کام کیا تھا اور ان کی عمر ایک سو سال سے تجاویز کر چکی تھی بورڈ کی طرف سے نقدی کی صورت میں ہدیہ پیش فرمایا جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے سپاہی موصوف کا آگے بڑھ کر استقبال فرمایا اور پھر ان سے کچھ دیر تک محبت بھری گفتگو فرماتے رہے۔ آپ نے بورڈ کے سابق ہیڈ کلرک میاں منظور الٰہی کو ۲۲ سال تک کامیاب سروس کے بعد ریٹائر ہونے پر سند خوشنودی عطا کی اور نقد ہدیہ پیش فرمایا۔ آپ نے فرمایا ہماری دعائیں اور مستقبل کے لئے نیک تمنائیں اور خواہشات آپ کے ساتھ ہیں۔

اس کے بعد حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اس اجلاس کے جہاں اور بہت سے مقاصد ہیں وہاں اس کا ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ آپ کو ایک پلیٹ فارم مہیا کیا جائے جس پر آپ اپنے خیالات کا آزادانہ اظہار کر سکیں۔ اور پرانے چہرے دیکھ سکیں تا باہمی ربط اور تعلق کا احساس رہے۔ آپ نے فرمایا آپ کے مسائل کو حل کرنے کے لئے بھرپور کوشش کی جاتی ہے لیکن معاشرہ میں بعض برائیاں سرائیت کر چکی ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات ان کے حل میں دیر واقع ہو جاتی ہے۔ اس لئے آپ کے دل میں یہ خیال ہرگز نہیں آنا چاہیئے کہ آپ کے مسائل کو حل کرنے میں غفلت اور سستی سے کام لیا جا رہا ہے۔ آپ نے ضلعی محکموں کے سربراہوں سے اپیل کی کہ جب کبھی ان کے پاس کسی سابق فوجی کی طرف سے کوئی درخواست آئے تو اس پر جلد کارروائی کریں اور مثبت یا منفی جو جواب بھی ہو وہ جلد دیں دیر تک انتظار میں نہ رکھیں آپ نے سابق فوجیوں کو بھی ہدایت کی کہ جب کوئی مسئلہ پیش کریں تو اس کی تفصیلات سے بھی آگاہ کریں تاہم اس سے پوری طرح آگاہ ہو کر کوئی کارروائی کر سکیں آپ نے موجودہ سیکرٹری کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔ موجودہ سیکرٹری بہت فعال ہیں وہ ہر وقت آپ کے مسائل کے متعلق سوچتے رہتے ہیں اور ان کے حل کے متعلق نئے سے نئے طریقے نکالتے رہتے ہیں ۱۹۸۱ء کے دوران جو کام انہوں نے کئے ان میں سے ایک نمایاں کام بورڈ کے دفتر اور فوجی ریسٹ ہاؤس کی تعمیر ہے یہ عمارات انہوں نے "اپنی مدد آپ" کے اصول کے ماتحت تعمیر کرائی ہیں۔ اور بہت کم ریٹ پر تعمیر کرائی ہیں۔

اجلاس کے اختتام پر ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ کی طرف سے نمائندگان کی حلوے اور دیگر لوازمات سے تواضع کی گئی۔

(نامہ نگار)

سونے اور چاندی کے حسین زیورات بنوانے کیلئے

البآسط جیولرز

گولبازار ربوہ

فون:۔ ۶۱۴ رہائش:۔ ۴۱۶

پروپرائیٹر:۔ حاجی عبدالباسط (ابن الحاج میاں عبدالسمیع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۸۴۹

مَیں عطاء الجلال نورالدین ولد ARTHUR BENCH MARCUS JONES پیشہ INSPECTOR عمر ۳۱ سال بیعت ۱۶-۸-۱۹۷۶ ساکن امریکہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳-۹-۱۹۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۳۶۰/- ماہوار بصورت BENCH INSPECTOR مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر (اگر کوئی ہوئی) حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- عطاء الجلال نورالدین - امریکہ -

گواہ شد :- واجد اسرائیل خیل - امریکہ -

گواہ شد :- ابوبکر - امریکہ -

مسل نمبر ۲۴۸۵۰

مَیں بشریٰ بیگم زوجہ نصر اللہ خان صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم جنوبی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹-۹-۱۹۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر دو ہزار روپے وصول شدہ

۲- نقد رقم ۲ ہزار روپے -

اس وقت مجھے مبلغ ۳۴۵ روپے سہ ماہی بصورت فوجی وظیفہ پسر شہید مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر (اگر کوئی ہوئی) حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- بشریٰ بیگم زوجہ نصر اللہ خان صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ

گواہ شد :- مبشر احمد انسپکٹر وصایا دارالعلوم جنوبی ربوہ -

گواہ شد :- محمد صدیق زعیم انصار اللہ محلہ دارالعلوم جنوبی ربوہ - وصیت ۱۸۶۲۹ -

مسل نمبر ۲۴۸۵۱

مَیں نعمت اللہ بشارت ولد مکرم فضل احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ مربی سلسلہ واقف زندگی عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵-۹-۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ دو صد پچاسی روپے ۲۸۵/- ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر (اگر کوئی ہوئی) حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد : نعمت اللہ بشارت مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ - دارالعلوم شرقی ربوہ -

گواہ شد :- محمد الیاس منیر - مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ وصیت ۲۰۵۴۹ -

گواہ شد :- محمد اکرم ولد ملک محمد حسین صاحب مرحوم وصیت ۱۷۸۰۹ دارالصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۴۸۵۲

مَیں محمد اعظم لسکانی ولد مکرم یار محمد خان صاحب قوم بلوچ پیشہ واقف زندگی عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد نزد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹-۹-۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- مکان واقع نصیر آباد برقبہ ۵ مرلے مالیتی مع عمارت دس ہزار روپے - یہ تمام انجمن احمدیہ وقف جدید سے قرض لیا ہوا ہے۔

۲- پلاٹ سکنی واقع طاہر آباد برقبہ ۵ مرلہ مالیتی ۹ صد روپے - کل جائیداد مالیتی ۱۰,۹۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ چار صد چار روپے ۴۰۴/- ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر (اگر کوئی ہوئی) حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- محمد اعظم معلم وقف جدید جماعت احمدیہ حلقہ نگر پارکر ضلع تھرپارکر سندھ

گواہ شد :- فضل الدین بنگوی صدر موصیاں جماعت احمدیہ نصیر آباد وصیت ۲۵۳۰ -

گواہ شد :- صوفی عبد الغفور صدر جماعت احمدیہ نصیر آباد نزد ربوہ ضلع جھنگ

مسل نمبر ۲۴۸۵۳

مَیں بلقیس اختر زوجہ حمید احمد صاحب ظفر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۹/۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر ۲ ہزار بذمہ خاوند

۲- زیورات طلائی کانٹے ایک تولہ، چوڑیاں ۲ تولہ، انگوٹھی ۴ ماشہ مالیتی چھ ہزار روپے

اس وقت مجھے مبلغ یک صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر (اگر کوئی ہوئی) حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- بلقیس اختر زوجہ حمید احمد ظفر دارالنصر غربی ربوہ -

گواہ شد :- محمد ابراہیم جھامڑی صدر محلہ دارالنصر غربی ربوہ -

گواہ شد :- حمید احمد ظفر مربی سلسلہ احمدیہ خاوند موصیہ وصیت ۱۹۷۹۵ -

مسل نمبر ۲۴۸۵۴

مَیں عصمت بی بی بیوہ چوہدری سردار علی صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ککی نو ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۱۹۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- اراضی چار کنال واقع چک ۶۸ ج ب لیلاں ضلع فیصل آباد مالیتی دس ہزار روپے -

۲- مکان واقع ککی نو ضلع جھنگ مالیتی ۶ ہزار روپے

اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت خرچ خوراک وغیرہ مل رہے ہیں اور مبلغ ۴۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر (اگر کوئی ہوئی) حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- عصمت بی بی بیوہ چوہدری سردار علی ککی نو ضلع جھنگ -

گواہ شد :- محمد افضل ظفر مربی سلسلہ احمدیہ ولد علی محمد صاحب ککی نو ضلع جھنگ -

گواہ شد :- عبد العزیز صدر جماعت احمدیہ ککی نو ضلع جھنگ -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- وقف جدید

پورا اترنے والے ہوں اور دل میں جذبہ رکھتے ہوں اور پھر تربیت کرنے کی قابلیت بھی رکھتے ہوں" یعنی جن کی اپنی تربیت ہو چکی ہو، وہ خدمتِ دین کے لئے آگے آئیں اور خود کو پیش کریں۔ حضور نے فرمایا کہ ان کی اپنی تربیت سے مراد یہ ہے کہ وہ ایسے نہ ہوں کہ اپنے گھروں میں آنکھیں بند کر کے گالیاں دینے کی عادت لے کر وقف جدید میں آجائیں۔ حضور نے فرمایا کہ ظاہری طور پر موٹی موٹی باتیں تربیت کے نقطۂ نگاہ سے نظر آنی چاہئیں باقی اصلاح شدہ دل کا تقویٰ تو ایسی چیز ہے جو صرف اللہ جان سکتا ہے۔ نہ میں جانتا ہوں نہ آپ جان سکتے ہیں لیکن روح کا جو جذبہ ہے وہ ظاہر ہونا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا کہ اس لئے میرا یہ پیغام ہر ہفتے ہر گاؤں میں پہنچایا جائے کہ:-

ہمیں بچے دو، ہمیں بچے دو۔ تاکہ ہم بڑوں کی تربیت کا کام کر سکیں۔ ہمیں بچے دو تاکہ ہم آئندہ آنے والی نسل کی ابتدائی تربیت کر سکیں۔

حضور نے فرمایا کہ واقفین وقفِ جدید کے ذمے انتہائی تربیت نہیں ہے لیکن جو کم سے کم معیار ایک احمدی کا ہے اس تک انہیں احباب کو لانا چاہیئے۔

حضور انور نے اس نکتے کی کسی قدر وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ مثلاً گالیاں نہیں دینی۔ "اوئے" نہیں کہنا، تُو نہیں کہنا۔ حضور نے فرمایا کہ آپ اپنے بچے کو بھی "آپ" کہہ کر بلائیں۔ اگر آپ لوگ اپنے بچوں کو "آپ" کہہ کر نہیں بلائیں گے تو وہ بڑا ہو کر دوسروں کو "آپ" نہیں کہے گا۔ اگر آپ خود اسے "آپ" کہہ کر مخاطب کیا کریں گے تو آپ لوگ بڑا لطف اٹھائیں گے جب آپ اپنے بچوں کو "تُو" کی بجائے "آپ" کہتا سنیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ ذمہ داریوں کا کچھ تعلق وقفِ جدید سے ہے۔ کچھ احباب جماعت سے ہے۔ ہر دو کو اپنی ذمہ داریاں پوری تندہی سے نباہنی چاہئیں۔ حضور نے واقفینِ وقفِ جدید کے کام کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ جب مکان بنایا جاتا ہے تو سب سے پہلے بنیاد کھود کر اس میں روڑی اور پتھر ڈال کر انہیں کوٹا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا واقفین وقفِ جدید کا کام روڑی کوٹنا ہے، چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو یکجا کر کے اس قابل بنا دینا ہے کہ جب ان پر اعلیٰ درجے کی تعلیم و تربیت کی عمارت اٹھائی جائے تو وہ اس کو قبول کرنے کو تیار ہوں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

حضور کو خطبہ کے دوران بار بار کھانسی آتی رہی خطبہ کے آغاز میں بھی حضور نے فرمایا کہ کھانسی ہو گئی ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ خطبہ کے آخیر میں بھی فرمایا کھانسی بڑا تنگ کر رہی ہے، لیکن وقفِ جدید کے سالِ نو کے اعلان کی وجہ سے میں نے جمعہ کا خطبہ چھوڑنا پسند نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی ہمیشہ صحت سے رکھے اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی صحت دے اور صحت سے رکھے۔ اس پر تمام احباب جماعت نے دل کی گہرائیوں سے "آمین" کہا۔

محترم سید عبدالرزاق شاہ صاحب انتقال فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم سید عبدالرزاق شاہ صاحب ابن حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب قریباً ۸۰ سال کی عمر میں مورخہ ۲۲ر دسمبر ۱۹۸۱ء بروز منگل جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے کراچی سے فیصل آباد بذریعہ طیارہ آتے ہوئے، طیارے میں ہی حرکت قلب بند ہونے سے انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم موصوف حضرت سیدہ امّ طاہر مرحومہ حرم محترم سیدنا حضرت مصلح موعود کے بھائیوں میں سے سب سے چھوٹے بھائی اور حضرت سیدہ مہر آپا حرم محترم حضرت مصلح موعود کے چچا تھے۔ ربوہ میں جملہ عزیزان اور احباب مرحوم کے منتظر تھے کہ اچانک یہ اطلاع ملی کہ آپ کا راستے میں انتقال ہو گیا ہے۔ مرحوم کا جسدِ خاکی ان کے داماد اور بھتیجے سید مسعود مبارک شاہ صاحب ربوہ کے ہاں ساڑھے سات بجے شام لایا گیا۔ اگلے روز ۲۳ر دسمبر ۱۹۸۱ء کو بعد نماز مغرب سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے دعا کروائی۔

آپ نے اپنے پیچھے دو صاحبزادے مکرم سید عبدالستار شاہ صاحب کراچی اور مکرم سید عبدالباسط شاہ صاحب لندن اور چار صاحبزادیاں مکرمہ سیدہ شریفہ بیگم صاحبہ بیگم سید مسعود مبارک شاہ صاحب، سیدہ امۃ الوحید صاحبہ بیگم منیر احمد خان صاحب انجینئر کراچی، سیدہ امۃ الباسط بیگم صاحبہ بیگم سید محمود احمد شاہ صاحب ڈائریکٹر ٹیلیفون کوئٹہ، اور سیدہ امۃ اللطیف صاحبہ بیگم شفیع احمد خان صاحب آف کینیڈا اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔

مرحوم پہلے سرکاری ملازم تھے۔ آپ نے حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر سرکاری نوکری ترک کی اور اس سلسلے میں بعض مقدمات بھی جھیلے اور مالی نقصان بھی اٹھایا مگر اطاعت میں کوئی فرق نہ آنے دیا پھر بڑا لمبا عرصہ خدمت دین کی سعادت حاصل کی آپ کو جماعت کی سندھ کی زمینوں پر حضرت مصلح موعود نے لمبا عرصہ بطور مرکزی نمائندے کے مقرر فرمائے رکھا۔ آپ نیروبی میں بھی رہے اور وہاں پر بڑا موثر حلقۂ احباب قائم کیا جس کی وجہ سے جماعتی خدمات کی سعادت ملتی رہی۔ نہایت نیک درویش صفت اور صاحب رویاء و کشوف بزرگ تھے۔ عبادت و ریاضت اور بلند اخلاقی آپ کا طرۂ امتیاز تھی خاندانی نجابت اور شخصی وجاہت میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ نہایت اعلیٰ اور جماعت احمدیہ میں ممتاز حیثیت کے مالک بزرگ خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے چاروں بڑے بھائی محترم سید ولی اللہ شاہ صاحب، محترم سید عزیز اللہ شاہ صاحب، محترم سید محمود اللہ شاہ صاحب اور محترم سید حبیب اللہ شاہ صاحب جماعت میں معروف حیثیت کے مالک ہیں۔ سبھی بھائیوں نے جماعت احمدیہ کے انتہائی مخلص خادموں کی حیثیت سے زندگی گذاری اور سبھی نے بزرگی اور عظمت کے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم سید عبدالرزاق شاہ صاحب کو اپنے قرب میں جگہ عطا کرے اور جنت الفردوس میں آپ کے درجات کو ہر لمحہ و ہر آن بلند فرماتا رہے۔

— (آمین) —

درخواستِ دعا

۲۸ر دسمبر ۱۹۸۱ء کو زنانہ جلسہ گاہ جاتے ہوئے ہمارا تانگہ حادثہ کا شکار ہو گیا۔ تانگے کے دونوں پہیئے ٹوٹ کر نکل گئے۔ تمام مستورات گر گئیں۔ میری پھوپھی صاحبہ بیگم شیخ محمد سلیم صاحب دنیاپور اور میری والدہ بیگم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد اور مجھے نیز میری ہمشیرہ نامزد کوکب صاحبہ بنت شیخ عبدالمنان صاحب راولپنڈی کو چوٹیں آئیں۔ پھوپھی صاحبہ کے پاؤں میں بھی زیادہ چوٹ آئی ہے تمام احباب جماعت سے سب کی صحت کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(عاجزہ نسیم رفعت بنت شیخ عبدالوہاب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد)

"جو خدا کے لئے ہوتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔"
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۲۴)

ایک احمدی عورت جس کی عمر ۴۰ سال تک یا اس سے زائد ہو۔ اور بچے سنبھالنے اور گھر کے کام میں ہاتھ بٹانے کے قابل ہو اور شکاگو (امریکہ) میں رہائش کیلئے تیار ہو۔ تنخواہ مناسب دی جائے گی اور کرایہ وغیرہ کا انتظام بھی ہمارا ہوگا۔ جلسہ کے دنوں میں اگر ملاقات کی خواہشمند ہو تو گوندل کوالٹی سٹور گوبازار ربوہ میں بیگم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب سے رابطہ قائم رکھیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جا سکتی ہے:-
بیگم ڈاکٹر بشیر احمد ۲۷/۸ سید جمال الدین افغانی روڈ یونیورسٹی ٹاؤن پشاور

جانوروں کا جان لیوا اپھارہ
شفائے اپھارہ
سے منٹوں میں دور ہو جاتا ہے قیمت ۱/۵۰ درجن ۱۳/
شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

سند کی گمشدگی

مشتہر کیا جاتا ہے کہ میرے نام جاری کردہ پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور "کریش پروگرام سالانہ ضمنی امتحان جون ۱۹۸۱ء کی سند نمبر ۱۲۲۶۹ کہیں گم ہو گئی ہے۔ سند پر درج شدہ میرا رول نمبر ۱۲۳۰ تھا اگر کسی شخص کو ملے تو وہ درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔
(فضل احمد ولد عبدالمجید چھینی قریشیاں ضلع جھنگ تحصیل چنیوٹ ڈاکخانہ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے (مینیجر)